آئین
(Constitution)

آئین کا مفہوم (Meaning)

ریاست ایک اعلیٰ انسانی سیاسی ادارہ ہے، جس کا نظام چلانے کے لیے اصول وضوابط کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ برتر بنیادی اصولوں اور ضابطوں کا وہ مجموعہ جس کے مطابق ریاست کا نظام چلایا جائے، آئین کہلاتا ہے۔

آئین کی ضرورت اور اہمیت (Need and Importance of Constitution)

☆ آئین ریاست کے لیے ایک نصب العین کا تعین کرتا ہے۔ اسی سے ملک میں نظامِ حکومت کا اندازہ ہوتا ہے۔
☆ حکومت کی تنظیم، اختیارات کی تقسیم، فرد اور ریاست کے تعلقات اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے طریقہ کار کا تعین آئین کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے۔
☆ آئین یہ بھی واضح کرتا ہے کہ حکومت کے تینوں شعبوں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے اختیارات و فرائض کیا ہوں گے اور ان کی تشکیل کیسے کی جائے گی۔
☆ ایک جمہوری ملک میں عدلیہ آئین کی حفاظت کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ عہدیدار یا ادارہ شہری کے حقوق سلب نہیں کر سکتا۔
☆ ملک میں منصفانہ انتخابات سے عوام کی اکثریت جس سیاسی پارٹی کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ وہ حکومت کی تشکیل کے وقت آئین کی پابندی کا حلف اٹھاتی ہے۔
☆ جدید دور میں ریاست میں آئین کی برتری، شہریوں کی اجتماعی ترقی، فلاح و بہبود اور ملکی استحکام کی ضامن ہے۔
☆ آئین تحریری یا غیر تحریری بھی ہوسکتا ہے۔ اکثر ریاستیں تحریری آئین کے حق میں ہیں کیونکہ یہ واضح اور متعین ہوتا ہے۔ برطانیہ میں آئین غیر تحریری ہے، جب کہ پاکستان، بھارت، امریکا سمیت بہت سی ریاستوں میں آئین تحریری ہے۔ آئین ریاست کے نظام اور شہریوں کو مخصوص اصولوں کا پابند بناتا ہے۔

آئین کی تعریف (Definition of Constitution)

1- ارسطو (Aristotle)

"آئین ایسا ضابطہ حیات ہے جو ریاست نے اپنے لیے منتخب کیا ہو۔"

2- آسٹن (Austin)

"ریاست میں بااختیار حکومت کی ساخت اور اختیارات کا تعین آئین کرتا ہے۔"

3- فائنر (Finer)

"بنیادی سیاسی اداروں کا نظام آئین کہلاتا ہے۔"

4- لارڈ برائس(Lord Bryce)

'' ریاستی نظام کو جاری رکھنے والے قوانین اور رسومات کا مجموعہ آئین کہلاتا ہے۔''

5- گلکرائسٹ(Gilchrist)

'' آئین تحریری یا غیر تحریری اصولوں کا ایسا مجموعہ ہے جو حکومت کی تنظیم، مختلف شعبوں میں اختیارات کی تقسیم اور ان تمام اصولوں کا تعین کرتا ہے جن کے مطابق یہ اختیارات استعمال کیے جاتے ہیں۔''

اچھے آئین کی خصوصیات

(Characteristics of a Good Constitution)

1- تحریری آئین

آئین ریاست اور عوام کے تعلقات، عوام کے حقوق اور خصوصاً حکومت کے تینوں شعبوں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کی ساخت اور باہم تعلقات کی وضاحت کرتا ہے۔ وفاقی نظامِ حکومت میں اختیارات آئین کی رُو سے مرکزی اور اکائی حکومتوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ان امور کو اگر ضبطِ تحریر میں نہ لایا جائے تو الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ آئین تحریری ہو اور ضرورت پڑنے پر اس سے بآسانی راہنمائی حاصل کی جا سکے۔

2- جمہوری آئین

طرزِ حکومت بادشاہت ہو، آمریت یا جمہوریت ہو، آئین کا وجود ضروری سمجھا گیا ہے۔ اچھا آئین جمہوری ہوتا ہے جس میں اختیارات کا سرچشمہ کسی فرد کی ذات نہیں بلکہ عوام ہوتے ہیں۔ پورا نظامِ حکومت عوام کی منشا کے تحت چلایا جاتا ہے۔ اس نظام میں عوام کو تحفظ، آزادی اور حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

3- مختصر اور جامع

آئین مختصر ہونا چاہیے تاکہ حالات کے مطابق ارتقا کی صورت موجود رہے۔ بہت طویل آئین بدلتے ہوئے حالات کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا اور نت نئی پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو دور کرنے میں دشواری رہتی ہے۔ وفاقی نظام حکومت ہونے کے باوجود امریکی آئین کو مختصر رکھا گیا یہی وجہ ہے کہ امریکی آئین کو ایک جامع اور زندہ آئین کا نام دیا گیا ہے۔

آئین مختصر ہو لیکن ساتھ ساتھ اسے جامع بھی بنایا جانا چاہیے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تمام اہم پہلوؤں کو آئین کا حصہ بنا دیا جائے تاکہ کوئی مسئلہ پیدا ہو تو جامع آئین کی موجودگی میں بآسانی حل کیا جا سکے۔ آئین جامع اور تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے۔

4- غیر لچک دار آئین

آئین میں آسانی سے ترمیم کرنا ممکن نہ ہو تو نظام صحیح ڈگر پر چلتا رہتا ہے۔ اگر آئین میں تبدیلیاں لانے میں حکمران جماعت کو سہولت ہو تو وہ اسے اپنے مفادات کے تحت ڈھالتی رہے گی۔ ہر آنے والی حکومت آئین کو اپنی پسند کے مطابق ترتیب دیتی رہے گی۔ آئین بنیادی برتر قانون ہے۔ اسے پائیدار ہونا چاہیے اور اس میں ترمیم وہی ہو جو عوامی امنگوں سے ہم آہنگ ہو۔ غیر لچک دار آئین حقوق اور آزادی کے تحفظ کا ضامن ہوتا ہے۔ برطانیہ کا آئین لچک دار ہے۔

5- عوام کے حقوق کا تحفظ

اچھے آئین میں شہریوں کے حقوق کی فہرست شامل کی جاتی ہے اور انھیں اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے آئین کی رُو سے عدالتوں سے رجوع کر سکیں۔ جس آئین میں حقوق شامل نہ کیے گئے ہوں، جمہوری آئین نہیں سمجھا جاتا۔ ہر جمہوری ملک میں حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری آئین اور عدلیہ پر عائد ہوتی ہے۔ یوں شخصی آزادی محفوظ رہتی ہے۔

6- آزاد عدلیہ

آئین کے تحت عدلیہ کو آزاد اور بااختیار بنایا گیا ہو۔ یہ ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہو کر اپنی ذمہ داریاں نبھا سکے تو ایک جمہوری اور فلاحی ریاست قائم رہتی ہے۔ آزاد عدلیہ شہریوں اور معاشرے کی آزادی کو یقینی بناتی ہے۔ ہر اچھے آئین میں عدلیہ کی آزادی اور خود مختاری کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

7- احتساب و توازن

حکومت کے تین شعبے مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ ہیں۔ یہ ریاست میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ تینوں اداروں کا آزادی سے کام کرنا ضروری ہے کہ یہ آزادی احتساب اور توازن کے اصول کو اپنا کر دی جائے تو شہریوں کو بہتر سیاسی و معاشی فضا میسر آتی ہے۔ یہ اصول تینوں شعبوں کو اپنے اپنے دائرے میں کام کرنے کا پابند بناتا ہے۔

آئین کی اقسام
(Kinds of Constitution)

آئین، تحریری، غیر تحریری، لچک دار اور غیر لچک دار صورت میں ہوسکتا ہے۔ آیئے ذیل میں اس کی تفصیل پڑھتے ہیں:

تحریری اور غیر تحریری آئین (Written and Unwrittn Constitution)

1- تحریری آئین (Written Constitution)

تحریری آئین باقاعدہ کتابی شکل میں پایا جاتا ہے۔ تحریری آئین، آئین ساز اسمبلی یا کوئی آئینی کمیشن تخلیق کرتا ہے۔ آئین کی تفصیلات باقاعدہ ایک مخصوص عرصے میں تیار کی جاتی ہیں اور مکمل غور و فکر اور بحث و تمحیص کے نتیجہ میں وجود پاتی ہیں۔ تحریری آئین میں تبدیلی آسانی سے نہیں کی جاسکتی۔ آئین میں تبدیلی کے لیے ایک مخصوص طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے۔ امریکا کا آئین 1789ء میں نافذ ہوا اور اتنی لمبی مدت کے دوران آئین میں بہت کم ترامیم ہو پائی ہیں۔ پاکستان کا موجودہ آئین تحریری ہے۔

2- غیر تحریری آئین (Unwritten Constitution)

غیر تحریری آئین کا زیادہ حصہ محض روایات پر مشتمل ہوتا ہے۔ رسوم و روایات وقت کے ساتھ ساتھ تشکیل پاتی رہتی ہیں۔ یہ رسوم و روایات دراصل قوم کی وہ عادات ہوتی ہیں، جنھیں عوام کی بہت بڑی اکثریت دل سے پسند کرتی اور ان پر عمل پیرا رہنے میں خوشی محسوس کرتی ہے۔ برطانوی قوم نے جو آئین اپنایا ہوا ہے اس کا بہت بڑا حصہ غیر تحریری ہے۔ اس کے اصول بعین چلے آرہے ہیں۔ غیر تحریری آئین ارتقائی انداز میں بڑھتا ہے اور شعوری کوشش کا اس میں عمل دخل کم ہوتا ہے۔

غیر تحریری آئین میں بعض تحریری حصے اور کچھ دستاویزات بھی شامل ہوتی ہیں۔ یہ 1215ء کی بات ہے کہ برطانیہ میں منشورِ اعظم

(Magna Carta) نام کی ایک دستاویز پر شاہ نے دستخط کیے۔ برطانوی آئین کا ارتقا ہوتا رہا اور آئین میں مسودہ حقوق اور عرضداشت حقوق بھی شامل کیے گئے۔ چونکہ برطانیہ کے آئین کا زیادہ حصہ غیر تحریری ہے، اس لیے برطانوی آئین بنیادی طور پر غیر تحریری ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ غیر تحریری آئین کسی قانون ساز اسمبلی یا کسی فرد واحد نے کسی ایک معینہ مدت میں تشکیل نہیں دیا ہوتا بلکہ یہ مسلسل ارتقائی منازل طے کرتا ہے اور عصری تقاضوں کے مطابق خود بخود ڈھلتا چلا جاتا ہے۔

تحریری آئین کی خوبیاں (Merits of Written Constitution)

تحریری آئین کی اہم خوبیاں درج ذیل ہیں:

1- پائیدار

تحریری آئین میں تبدیلی بڑی مشکل سے ہوتی ہے، اس لیے یہ مستقل اور پائیدار ہوتا ہے۔ ہر آنے والی حکومت اپنی پسند کی تبدیلیاں لا کر اسے اپنے مفادات کے مطابق ڈھال نہیں سکتی۔

2- وفاقی ریاست کی ضرورت

وفاقی مملکت جو دو سے زیادہ اکائیوں پر مشتمل ہوتی ہے اختیارات مرکزی اور اکائی حکومتوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اختیارات کے حوالے سے مرکز اور صوبوں میں اختلاف رائے پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تحریری آئین ہو تو اختلاف کو آئین کی روشنی میں دور کیا جا سکتا ہے۔ غیر تحریری آئین وفاقی نظام میں قطعاً کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا۔

3- واضح اور غیر مبہم

جو فیصلے تحریری شکل میں کیے جائیں، بالکل واضح اور غیر مبہم ہوتے ہیں۔ اگر کوئی الجھن پیدا ہو تو تحریری آئین کی صورت میں اسے بآسانی حل کیا جا سکتا ہے۔ تحریر میں اصولوں اور قانون کی بنیاد پر تمام امور طے پا جاتے ہیں۔ اگر آئین تحریری نہ ہو تو ہر کوئی اپنی پسند اور مفادات کے مطابق اس کی تشریح کر سکتا ہے۔ اس طرح آئے دن آئینی مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں جس سے مملکت کے وجود کو بھی خطرہ لاحق رہتا ہے۔

4- بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ

جدید دور میں ریاست کو عوامی مفادات اور حقوق کے تحفظ کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ آئین عوام کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور انتظامیہ پر فرض عائد کیا جاتا ہے کہ وہ شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دے بلکہ انھیں یقینی بنانے کی کوشش میں لگی رہے۔ غیر تحریری آئین پوری طرح حقوق کی حفاظت کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

5- آزاد عدلیہ

تحریری آئین کے لیے لازمی شرط ہے کہ ملک میں عدالتیں آزاد اور خود مختار ہوں۔ آئین کی تشریح کی ضرورت پڑتی ہے نیز مرکز اور صوبوں میں اختیارات کے حوالے سے اختلاف ہو سکتا ہے تو تحریری آئین کی روشنی میں آزاد عدلیہ معاملے کا فیصلہ کر دیتی ہے۔ اعلیٰ ترین ملکی عدالت کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ آزاد عدلیہ نہ صرف آئین کی حفاظت کرتی ہے بلکہ عوام کو بھی پورا پورا تحفظ فراہم کرتی ہے۔ پاکستان میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کو وفاقی نظام حکومت کی وجہ سے اہم مقام حاصل ہے۔

تحریری آئین کی خامیاں (Demerits of Written Constitution)

تحریری آئین کی اہم خامیاں درج ذیل ہیں:

1- فرسودہ آئین

تحریری آئین جب منظر عام پر آتا ہے تو حالات کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوتا ہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا ہے، آئین پرانا اور فرسودہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ نئے حالات اور تقاضوں پر پورا نہیں اُترتا۔ آئین میں تبدیلی لانا بہت مشکل ہوتا ہے، اس لیے قومی ضرورتوں کے مطابق نہیں چل پاتا۔ امریکا ایک بہت بڑی جمہوریت ہے۔ اس کا آئین تحریری ہے۔ اس کو مرتب ہوئے دوسو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگیا ہے۔ یہ اس وقت کے حالات کے تحت مرتب کیا گیا۔ یوں ہم اس کو فرسودہ اور پرانی سیاسی قدروں پر مبنی آئین کہہ سکتے ہیں۔ اس کے مقابل برطانوی آئین کو دیکھا جائے تو اس میں بآسانی ترمیم کرنے نے ہمیشہ زندہ رکھا ہے۔ یہ آج بھی جدید ترین ضرورتوں کی تکمیل کرتا دکھائی دیتا ہے۔

2- حکومت پر پابندیاں

تحریری آئین میں حکومت اور اس کے شعبوں کے اختیارات کا دائرہ کار متعین کر دیا جاتا ہے۔ حکومت کو آئینی اصولوں کے تحت لگائے گئے دائروں میں رہنا پڑتا ہے۔ جس سے حکومت کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور یہ اپنے کئی ترقیاتی منصوبوں پر عمل پیرا نہیں ہوسکتی۔ اس کے برعکس غیر تحریری آئین میں حکومت کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے اور ہر مناسب قدم اٹھانے کی بہتر آزادی ہوتی ہے۔ حکومت کو بعض نئے مسائل اور حالات سے عہدہ برآ ہونے میں مشکل پیش آتی ہے، جیسا کہ وہ چاہتی ہے کہ اپنی کوششوں سے قوم و ملک کو جدید ترقی سے ہمکنار کرے۔ تحریری آئین میں اپوزیشن کو موقع ملتا ہے کہ وہ حکومتی جماعت کی اچھی تجاویز کو بھی آئین کے حوالے سے ناکام بنادے۔

3- عدلیہ کی آمریت

تحریری آئین میں عدلیہ کو آئین کی تشریح کے اختیارات ملنے کی وجہ سے مقننہ اور انتظامیہ پر برتری حاصل ہوجاتی ہے۔ اس طرح بعض اوقات عدلیہ کی آمریت قائم ہوجاتی ہے۔ امریکا میں صدر اور سپریم کورٹ کے درمیان تناؤ کی کیفیت پیدا ہوتی رہی۔ اب بھی ایسا ہوتا ہے۔ امریکا کی مقننہ جو قانون بڑے غور وفکر اور بحث کے بعد بناتی ہے، سپریم کورٹ کے اکثریتی جج اسے مسترد کر دینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے سپریم کورٹ کو کانگریس کے تیسرے ایوان کا نام دیا جاتا ہے۔ عدلیہ کا آمرانہ انداز جمہوری اداروں کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔

4- بنیادی حقوق کی حفاظت

تحریری آئین کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ یہ عوام کے بنیادی حقوق کی حفاظت کا ضامن ہوتا ہے لیکن اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی کہ ان کا ضرور احترام بھی کیا جائے گا۔ دراصل افراد کی آزادی کا انحصار زیادہ تر آزاد عدلیہ پر ہوتا ہے۔ یہ شرط تو غیر تحریری آئین میں بھی پوری کی جاسکتی ہے مثلاً برطانوی آئین غیر تحریری ہے لیکن وہاں حقوق کے تحفظ کے حوالے سے برطانیہ کو ایک درخشاں مثال سمجھا جاتا ہے۔

5- ہنگامی حالات میں غیر مؤثر

تحریری آئین ہنگامی حالات میں غیر مؤثر ہوجاتا ہے۔ فوری اقدامات کے لیے آئین میں جلد ترمیم نہیں کی جاسکتی جو قوم اور ملک کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ حکومت کی مفید پالیسیاں بھی رائج نہیں ہو پاتیں۔ اپوزیشن آئین کا سہارا لے کر حکومتی جماعت کو بہتر فیصلے کرنے میں مشکلات پیدا کرسکتی ہے۔ غیر تحریری آئین میں حکومت فوراً مناسب اقدام اٹھا کر حالات کا مقابلہ کرلیتی ہے اور قوم کو فیصلوں

میں تاخیر سے بچا کر اسے ترقی کی طرف لے جانے میں کامیابی حاصل کر لیتی ہے۔

6- انقلاب کا خطرہ

تحریری آئین میں جب شہریوں کی خواہش اور بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق ترمیم نہ ہو سکے تو قدامت پسند عوام پورے نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ آئین کو ختم کر کے نیا آئین بنانے کا مطالبہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح داخلی انتشار پھیلتا ہے۔ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے اور انقلاب برپا ہونے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس طرح قوم کو کسی بڑے چیلنج کا سامنا ہو سکتا ہے۔

لچک دار اور غیر لچک دار آئین (Flexible and Rigid Constitution)

1- لچک دار آئین (Flexible Constitution)

لچک دار آئین وہ آئین ہے جس میں ترمیم بآسانی ہو سکے۔ برطانوی آئین اس کی نمایاں مثال ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ جب چاہے آئین میں ترمیم لا سکتی ہے اور اس کا طریقہ عام قانون سازی جیسا ہی ہوتا ہے۔ حاضر ارکان کی سادہ اکثریت اگر آئینی ترمیم کے مسودہ کی حمایت کر دے تو آئین میں ترمیم ہو جاتی ہے۔ لچک دار آئین میں ترمیم کی منظوری کو اعلیٰ عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ پارلیمنٹ آئین میں ترمیم کے حوالے سے مکمل طور پر با اختیار ہوتی ہے۔

2- غیر لچک دار آئین (Rigid Constitution)

غیر لچک دار آئین کو استوار آئین بھی کہا جاتا ہے۔ غیر لچک دار آئین ایسا آئین ہے جس میں ترمیم آسانی سے نہیں ہو سکتی اور ترمیم کا طریقہ کار کافی مشکل ہوتا ہے۔ وفاقی نظام حکومت میں غیر لچک دار آئین بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ وفاقی نظام میں اختیارات مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ آئین استوار ہوتا ہے تاکہ مرکزی حکومت مقننہ کے ذریعے آئین میں اپنی پسند کی تبدیلیاں نہ کر سکے۔ پاکستان، امریکا اور بھارت میں آئین غیر لچک دار ہے۔ امریکا میں آئینی ترمیم کا طریقہ سب سے مشکل ہے۔ وہاں آئینی ترمیم کانگریس کے دونوں ایوانوں کی دو تہائی اکثریت منظور کرتی ہے پھر پچاس ریاستوں میں سے تین چوتھائی ریاستوں کی اکثریت آئین میں ترمیم کی توثیق کر دے تو آئین میں ترمیم ہو جاتی ہے۔

لچک دار آئین کی خوبیاں (Merits of Flexible Constitution)

لچک دار آئین کی اہم خوبیاں درج ذیل ہیں:

1- جمہوری اقدار کی پاسداری

لچک دار آئین میں جمہوری قدروں کی صحیح پاسداری ہوتی ہے۔ آئین ہمیشہ عوام کی امنگوں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ جب قوم کی ضرورتیں بدلتی ہیں تو آئین میں ان کے مطابق تبدیلیاں لانا پڑتی ہیں۔ اگر نہ لائی جائیں تو آئین پرانا تصور ہوتا ہے اور اسے عوامی پسند کے منافی گردانا جاتا ہے۔ لچک دار آئین ہو تو یہ وقت کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے اور جمہوری قدروں کو اپناتا رہتا ہے۔ غیر لچک دار آئین بدلتے ہوئے حالات اور قدروں کو اپنانے میں بعض اوقات کامیاب نہیں ہوتا۔

2- ہنگامی حالات میں مؤثر آئین

لچک دار آئین میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ حکومت ہنگامی ضرورت کے مطابق آئین کو بدل لیتی ہے۔ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے

اور مسائل کو حل کرنے میں قوم اور حکومت مناسب طور پر عہدہ برآ ہوتی ہے۔ غیر لچک دار آئین میں ہنگامی صورت حال سے نپٹنے میں دشواری ہوتی ہے۔ آئین کو آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا، اس لیے مسائل بروقت حل نہیں ہوتے۔

3- انقلاب سے بچاؤ

آئین میں آسانی سے تبدیلی لائی جا سکے تو قوم کو انقلاب اور تشدد کی راہ اپنانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ غیر لچک دار آئین میں عوام تبدیلی چاہتے ہوں تو آئین میں ترمیم کے مشکل طریقہ کار کی وجہ سے وہ مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ انقلاب کے بغیر مرضی کا نظام لانا ممکن نہیں۔ لچک دار آئین میں آسانی سے ترمیم ملک کو خونی انقلاب سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

4- مسلسل ارتقا

لچک دار آئین کا بڑا حصہ غیر تحریری ہوتا ہے، جو معاشرے میں مسلسل ارتقائی عمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عوام میں جو روایات اور رسومات مضبوط جڑیں پکڑ لیتی ہیں، وہ خود بخود آئین میں شامل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ برطانوی آئین کا آغاز تیرھویں صدی کے شروع میں ہوا اور گزشتہ قریباً آٹھ سو سالوں میں قومی ترقی میں قابل قدر اضافے کا باعث بنا ہے۔ یہ کتابی شکل میں موجود نہیں بلکہ عوام کے سینوں میں محفوظ ہے۔ وہ روایات پر مبنی آئین کی بہت زیادہ پابندی کرتے ہیں اور اس پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں۔

5- عدالتی آمریت کا خاتمہ

غیر لچک دار آئین میں عدلیہ کا مرکزی کردار ہے۔ وہ بآسانی مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین اور انتظامیہ کے کیے گئے فیصلوں کو غیر آئینی قرار دے کر ختم کر سکتی ہے۔ لچک دار آئین کی موجودگی میں عدلیہ کی آمریت کا خطرہ نہیں ہوتا۔ پارلیمنٹ کو اقتدارِ اعلیٰ حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیے عدلیہ عوامی نمائندوں کے فیصلوں کو بے اثر نہیں بنا سکتی۔ عدلیہ معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام میں زیادہ مؤثر اور فعال کردار ادا کرتی ہے۔

6- بروقت اور فوری فیصلے

لچک دار آئین کے تحت فیصلے فوری ہوتے ہیں، جب کہ غیر لچک دار آئین میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی مشاورت میں کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ تاخیر قوم کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ لچک دار آئین میں تبدیلی جب چاہیں لا سکتے ہیں اور بروقت فیصلے کر کے حالات کو سنوارا جا سکتا ہے۔

لچک دار آئین کی خامیاں (Demerits of Flexible Constitution)

لچک دار آئین کی اہم خامیاں درج ذیل ہیں:

1- وفاقی نظام کے لیے ناموزوں

لچک دار آئین وفاقی نظام میں قابل عمل نہیں ہوتا۔ وفاق میں ایک سے زیادہ اکائیاں مل کر مرکز کے تحت کام کرتے ہیں۔ اختیارات مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ آئین میں وضاحت کر دی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت من مانی کرتے ہوئے آئین میں ردوبدل نہیں کر سکے گی۔ وفاق میں اسی لیے غیر لچک دار آئین نافذ کیا جاتا ہے۔

2- عدلیہ کا مقام

لچک دار آئین عدلیہ کو اعلیٰ ترین اور فیصلہ کن حیثیت نہیں دیتا۔ لچک دار آئین میں منتخب نمائندوں کی پارلیمنٹ کو زیادہ اہمیت دی جاتی

ہے۔یوں افراد کی آزادی اور حقوق کے حوالے سے فضا زیادہ خوشگوار نہیں رہتی۔

3- سیاسی شعور کی کمی

اگر لچک دار آئین ترقی پذیر اور نو آزاد ممالک میں آزمایا جائے تو کم سیاسی شعور رکھنے والے عوام کے فیصلے پوری قوم اور ملک کے لیے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ لچک دار آئین میں عوام وقتی جذبات سے مغلوب ہو کر نامناسب اقدام اٹھا لیتے ہیں۔ضروری ہے کہ شعور کی مکمل بیداری اور تعلیم کے پوری طرح فروغ پانے تک ملک میں مستحکم اور غیر لچک دار آئین رائج رکھا جائے۔

4- غیر واضح آئین

لچک دار آئین غیر واضح ہوتا ہے۔اس میں سیاسی جماعتیں حکومت کے تمام شعبوں کے اختیارات وفرائض اور عوام کے حکومت سے تعلقات کی وضاحت اپنے مفادات کے تحت کرتی ہیں۔

5- تسلسل کا فقدان

لچک دار آئین میں نت نئی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔اس طرح تسلسل کا فقدان پیدا ہو سکتا جو آئین اور قوم دونوں کو ماضی سے دور کر سکتا ہے۔

6- انسانی حقوق

لچک دار آئین میں بنیادی حقوق کو غیر لچک دار آئین والا تحفظ نہیں ملتا۔غیر لچک دار آئین میں آسانی سے تبدیلیاں کرنے سے انسانی حقوق بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

i- ایک جمہوری ملک میں عدلیہ بنیادی طور پر حفاظت کرتی ہے:

(الف) حکومت کی (ب) ملک کی (ج) آئین کی (د) مقننہ کی

ii- جس ملک کا آئین غیر تحریری اور زیادہ تر رسوم ورواج پر مشتمل ہے:

(الف) امریکا (ب) برطانیہ (ج) پاکستان (د) ملائیشیا

iii- آئین کی یہ تعریف جس مفکر نے کی ہے: ”ریاست میں بااختیار حکومت کی ساخت اور اختیارات کا تعین آئین کرتا ہے۔“

(الف) آسٹن (ب) فائنر (ج) لارڈ برائس (د) گلکرائسٹ

iv- جس آئین میں حالات کے مطابق آسانی سے تبدیلی ہو سکتی ہے:

(الف) استوار (ب) غیر لچک دار (ج) عوامی (د) لچک دار

v- لچک دار آئین جس نظام میں قابل عمل نہیں ہوتا:

(الف) پارلیمانی (ب) وحدانی (ج) وفاقی (د) نیم وفاقی

vi- جس ملک میں آئینی ترمیم کانگریس کے دونوں ایوان اور ریاستیں مل کر کرتی ہیں:

(الف) روس (ب) فرانس (ج) جرمنی (د) امریکا

vii- برطانیہ کے آئین کا آغاز ہوا:

(الف) گیارھویں صدی عیسوی میں (ب) بارھویں صدی عیسوی میں

(ج) تیرھویں صدی عیسوی میں (د) چودھویں صدی میں عیسوی میں

viii- جدید دور میں عوامی مفادات اور حقوق کے تحفظ کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے:

(الف) ریاست کو (ب) عوامی نمائندوں کو

(ج) صدرِ مملکت کو (د) وزیر اعظم کو

ix- امریکا کا موجودہ آئین نافذ ہوا:

(الف) 1749ء میں (ب) 1789ء میں (ج) 1829ء میں (د) 1939ء میں

x- منشورِ اعظم پر دستخط ہوئے:

(الف) 1215ء میں (ب) 1225ء میں (ج) 1235ء میں (د) 1245ء میں

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

i- آئین سے کیا مراد ہے؟

ii- آسٹن نے آئین کی کیا تعریف کی ہے؟

iii- آئین کیوں اہم ہوتا ہے؟

iv- احتساب و توازن سے کیا مراد ہے؟

v- غیر تحریری آئین کیوں ضروری ہے؟

vi- تحریری آئین ہنگامی حالات میں کیوں غیر مؤثر ہو جاتا ہے؟

vii- لچک دار آئین کی تعریف کریں؟

viii- لچک دار آئین وفاقی نظام کے لیے کیوں غیر موزوں ہے؟

ix- تحریری آئین میں عدلیہ کی آمریت کیسے قائم ہو جاتی ہے؟

x- غیر لچک دار آئین سے کیا مراد ہے؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں:

i- آئین کی تعریف کریں نیز اچھے آئین کی خصوصیات بیان کریں۔

ii- تحریری آئین کی خوبیاں اور خامیاں بیان کریں۔

iii- لچک دار آئین کی خوبیوں اور خامیوں کا احاطہ کریں۔